نسبت معلوم ہے۔ پروفیسر سعید اختر نے اپنے مقدمے میں بڑی عمدگی سے ان لغزشوں کی نشاندھی کی ہے جو علماء مستشرقین دانستہ یا نادانستہ طور پر کرنے کے عادی ھیں۔ کتاب کے آخری صفحات میں مشہور مسلم فلاسفہ اور متکلمین کا تعارف اور ان کے افکار کا جائزہ نہایت اختصار مگر جامعیت کے ساتھ درج کرکے کتاب کو خود مکتفی بنا دیا گیا ہے۔

(شرف الدین اصلاحی)

صریر خامہ کا نعت نمبر

صریر خامہ سندھ یونیورسٹی کے شعبہ اردو کا علمی و ادبی مجلہ ہے۔ اس مجلہ کے ساتھ راقم الحروف کا بہت دیرینہ اور گہرا تعلق رہا ہے۔ ۱۹۶۱ء میں جب راقم الحروف سندھ یونیورسٹی کا طالب علم تھا اس رسالے کا آغاز ھوا اور راقم اس کا پہلا ایڈیٹر مقرر ھوا۔ یہ نام بھی میرا ھی تجویز کیا ھوا ہے جو مرزا غالب کے اس شعر سے ماخوذ ہے:

آتے ھیں غیب سے یہ مضامین خیال میں
غالب صریر خامہ نوائے سروش ہے

ھم نے جب رسالہ نکالا تھا تو حالات اس طرح سازگار نہ تھے۔ ایک تو کام کی ابتداء تھی دوسرے طباعت و اشاعت کے مصارف شعبے کے طلبہ اور اساتذہ ھی مل جل کر برداشت کرتے تھے، اس لئے اس کے ظاھری معیار میں کوئی خاص بات نہ تھی، ہر کام غریبانہ انداز کا تھا۔ مگر اب اس کے جو شمارے آرہے ھیں ان کی شان ھی اور ہے۔ اس سے پہلے اقبال کی صد سالہ تقریبات کے موقع پر اقبال نمبر بڑی سج دھج سے نکلا تھا اور اب اسی شان سے

نعت نمبر سامنے آیا ہے۔

صریر خامہ کے ان شماروں کو دیکھ کر میرا خوش ہونا بالکل فطری امر ہے۔ میں نے آج سے ۱۷ برس پیشتر بے سرو سامانی کے عالم میں جس روایت کا آغاز کیا تھا وہ نہ صرف زندہ و پائندہ ہے، بلکہ قدردانوں کی سرپرستی میں پہلے سے زیادہ تابندہ و درخشندہ حالت میں جاری و ساری ہے۔

صریر خامہ کا زیر تبصرہ نعت نمبر اپنی صوری اور معنوی خوبیوں کے اعتبار سے کسی بھی معیاری رسالے کی ہمسری کا دعوی کر سکتا ہے۔ جامعہ سندھ کی انتظامیہ اور شعبہ اردو کے اساتذہ اور طلبہ صریر خامہ کی اس معیاری پیش کش پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔

(شرف الدین اصلاحی)

★★★★